



# گلزارِ دبستانِ تہذیبِ جدید

اعلیٰٰ حضرت صاحبِ تجویزِ کمیٹیِ مجوزِ کتب و رسمِ مدرسہِ تحصیل و دیہاتی فارسی کی

پہلی کتاب جو سرِ ششہ تعلیمِ پنجاب میں تالیف ہوئی اور گلزارِ دبستان

مطبوعہ سابقہ دونوں شامل کی گئی ہیں

حسبِ الحکم

جناب فیض آباد صاحبِ ڈائرکٹر آف پبلک انشورن ممالک

مغربی و شمالی و اوڈ

واسطے استعمالِ مدارس اوڈو کے حسبِ منشاء دفعہ ۱۸ ایکٹ ۱۹۰۵ء اور جبری ہو کر

باریاز دہاں

مطبعِ منشی نول کشور مقامِ کشوین چنپی

جنوری ۱۸۸۸ء



ان فکرون میں اضافت کی ترکیبوں کو دیکھو اور خیال کرو  
 آپ زر - کف دست - دل من - سرو می - رگ پا - شمع خمر - دم آب  
 صفت موصوف کی ترکیبوں کو دیکھو اور خیال کرو  
 شیر نر - اسپ چابک - خط خوب - نان گرم - آب خنک - رنگ شمع  
 رخت گہنہ - گلاہ لو -

اور دیکھو پیچھے متقین مرکب ہیں  
 گل خوشترنگ - آواز دلکش - کتاب خوشخط - پیر خم کم - زن خوب رہ  
 طفل خوشخیز -

دیکھو خبری ترکیبیں ہیں انکے واحد اور جمع پر خیال کرو  
 احمد ذہین ست - ہمہ خوب اند - محمود غنی ست - کار و کندہ است  
 دلما خوش اند - چاقو چیز ست -

ضمیرون کی ترکیب کی خبری حالت پر اور اس کے واحد اور جمع پر خیال کرو  
 اورست - آنها استند - تو استی - شما استید - من ہستم - ما هستیم  
 ضمیرون کی اضافت کی حالت دیکھو  
 خراؤ بود - خراؤ نہا بود - کتاب تو کجاست - خط شما خوب است - خطا من نہایت  
 گستاہ است -

انکی فاعلی حالت پر غور کرو  
 او میگوید - آنها میروند - تو چہ از فتنی؟ شما دیدید - من داوم - ما گرفتیم  
 مفعول کی حالت دیکھو

اورا - آنها را - ترا - شما را - مرا دید - مارا داور -  
 یہ فعل لازم ہیں فاعل اور فعلوں کے واحد اور جمع پر خیال کرو  
 احمد آمد - ہمہ بودند - احمد تو میروی - شما کی میروید - من می آیم - انکی آیم  
 یہ فعل متعدی ہیں فاعل کے ساتھ اس کے مفعول پر بھی خیال کرو  
 احمد خط نوشت - ہمہ سلامش کردند - تو درس گرفتی - شما کتہ ہم دیدید  
 بگے دیدیم - بطے دیدیم -

مختلف فعلوں کی گردانین مشق کے لیے - اس کے زائون پر خیال کرو

تو بہدر سے میروی؟

شما کار می کنید؟

من کار می کنم

ما مشق می کنیم

(۳) او نان می خورد

ما شستہ بودیم

(۱) او مشق میکند

آنها روز می کنند

تو چہ می کنی؟

(۲) او بخانہ نمی رود

آنها می روند

آنها شیر نمی خورند

تو خط نہ تو لسی	(۵) او طلبیدہ است
شما آب بنیخوری	آشنا چہ شنیدہ اند؟
من درس میگیم	تو چیزے شنیدی؟
ما تلمذ ہم	شما چہ شنیدی؟
شما بازار نمیر وید؟	من طلبیدم
من بالامیدم	مانہ طلبیدیم
ما پائین نہیں رویم	(۶) اوراہ رفتن نمیتواند
(۳) او گفتہ بود	آشنا کی رفتن سے توانند
آنها گفتہ بودند	تو حال نوشتن سے توانی؟
تو ندیدہ بودی	شما خواندن می توانید؟
شما خواندہ بودید	من ہنوز گفتن سے توانم
من نگفتہ بودم	ما نشستن سے توانیم
ما نشسته بودیم	

مشق کے لیے ادر کے مختلف جگہ

(۱) آب بیار - زو و بیار - خم شو - پیش بیا - پس ہنشین - کتاب کن  
ورق گردان - این - بخوان - ہجاکن - باز بخوان - از سر بخوان - باہ بخوان  
دفعہ کن - گوش کن - از یاد ستار و پس کن - پس کن -

(۲) محکم گیر - زو و بنویس - زو و باش زو و باش - زو و برو - زو و تریار  
بگزار کہ برو - بگزار کہ نہ برو - دست چپ برگرو - پس پس بیا - پیش پیش برو  
دست راست بہین - بہین و بنویس - پامی چپ بروار - آہستہ برو -

(۳) پیش شو پیش - صبر کن آرام گیر - ورون بیا - از خانہ برآ - قدری آب گیر  
طاہر ایستہ ہو - ہن جوہان اردہ ہن - آہستہ ہن کہ جلدی کرد جلدی کرد

بازگو۔ ہوشدار۔ ساعتی پس برو۔ این را بنویس۔ دست بشین۔  
سحر مشق پیش بگذار۔ زود بنویس۔

چوئے چوئے سحر مشق کے لیے

(۱) اجازت ست۔ بیرون روم۔ آب بخورم۔ میروم و می آیم۔  
اوسیب میخورد خطے نوید۔ احمد کجا میروی۔ باش باش کہ میرسم۔  
ساعتی آرام بگیر۔ احمد میرود۔ تو ہم برو۔

(۲) قلمت چہ شدہ و قلمدان باشد۔ او حفظ میخواند۔ تو دیدہ میخوانی۔  
این همان ست۔ او مال شاست۔ این مالی ست۔ ہمہ آنجا هست۔  
شب اینجا بودند۔ همان وقت رفتند یکے مانند۔

(۳) یائیں زرفہ۔ او کیست۔ چہ کارہ است۔ ہمین ست۔  
خیر۔ دیگر ست۔ نہ این ست نہ آنست۔ فردا میروم۔ چہ حکم ست۔  
این را سیکیرم۔ عیب کہ ندارو۔ بگیر عیب نیست۔ ہمدانش ترست۔

(۴) خیل بلندست۔ احمد کجا ماندہ۔ پس پس مے آید۔ کبھی حرف میزند۔  
گاہ گاہ میروم۔ چنین ست یا چنان؟ بماند ہید۔ دیگر ندارم۔ بخدا کہ ندارم۔  
خیر من ہم نمیخوانم۔ بکارند از ہم۔ اینجا میخواند۔

(۵) اینجا کہ می ماند۔ او احمق است۔ عجب احمق است۔ بی عقل ست۔  
عجب بے کمالیت! بالا بود۔ بزمین افتاد۔ سرش بسنگ خورد۔  
استخوانش ریز ریز شد۔ این سیاه ست یا کبود؟ این گلنارست یا نارنجی؟

لے خوش خطا قطعہ جسے دیکھو دیکھو مشق کریں اور مشق کو اپنے افسانہ میں لے کر لکھنا چاہیے۔

لے اہل زبان نہیں کے معنوں میں اور لکھنا چاہیے۔

لے اہل زبان ایسے موقع پر لکھنا چاہیے۔

ضمیرین اور انکی مختلف ترکیبیں مشق کے لیے  
 (۱) پیش اور پشت ہا اور وارو ہا اور گے وارو - پیش شان ست  
 آنا دارند - آنا گرہ دارند - پشت ہست ہا سپاری ہا پشت ہست  
 پیش شما ہست ہا پیش شما خروست ہست ہا شامگ وارید ہا پیش من است  
 کارو پیش من ست - بندہ کارو وارم - پیش ماہست - پیش ماسترست  
 ماواریم - ماستر واریم -

(۲) خروس من پیش شت ہا پیش من نیت - پیش بندہ نیت -  
 یابوی من پیش شماست ہا پیش مانیت - ماواریم - خرمن پیش اوست  
 خرمن پیش او نیت - او نذر و قچی شما پیش من است - پیش او نیت  
 او نذر و - کلاہ شما پیش آناست - خیر پیش آنا نیت - آنا نذر و  
 (۳) کلاہست پیش شان ست - خیر پیش شان نیت - پیش آنا نیت -  
 کتاہست پیش ماست - خیر پیش شما ناست - پیش آنا نیت - قلم ما پیش شان ست -  
 پیش آنا نیت - پیش خودت باشد - چاقوی شان پیش تو نیت ہا پیش ما کے ویدہ  
 پیش آنا پیش ماست - پیش شما کجا باشد - پیش شان خود باشد -

(۴) پیش چمن بود - من و اشتم - بندہ و اشتم - پشت بود - تو و اشتم  
 پیش شل بود - او و اشتم ہا پیش ما بود - او و اشتم ہا پیش شما بود - شاد و اشتم  
 پیش شان بود - آنا و اشتم ہا -

۱۲۸۰

۱۔ ایسے مقام پر اہل زبان یہ بھی کہتے ہیں کہ او دارو یعنی اسکے پاس جو  
 ۲۔ اہل زبان اپنے محاورہ میں اسی طرح کہتے ہیں یعنی میرے پاس چاقو جو  
 ۳۔ نمبر ۱۲۸۰ میں جو ایک ایک سطر میں کئی کئی فقرہ ہیں جن میں جو فصاحت و سلاست کے متعلق ہیں

(۵) من نہ ایشتم - بندہ نہ ایشتم - تو نہ ایشتی - ماندا شستیم - ماندا شستید -  
آہنا نہ ایشتند - او نہ ایشت -

(۶) پیش من نہ بود - پشت نہ بود - پیشش نہ بود - پیشش مانہ بود -  
پیشش نہ مانہ بود - پیشش نہ مانہ بود -

دیکھو ہر قسم کی چیز کے پیدا و آدمی کے پیدا و وقت کے لیے کن کن لفظوں سے پوچھے ہیں

(۱) این کیست ؟ کدام کس است ؟ چه کاره است ؟ به بغلت چیست ؟  
این از کیست ؟ بدست چه داری ؟ چه قدر است ؟ دو اتم پیش کہ بود ؟  
این چه قدر باشد ؟ که دادست بشما ؟ این چیست -

(۲) کدام کس بشما دادست ؟ سیب از کجا یافتی ؟ بھی از کیست ؟  
کتابم پیش کیست ؟ تقویر ما از کجا ہم رسیدند ؟ شاید اشمنجو اہمید ؟  
کدام یکے بہ احمد بدہم ؟ احمد چرا ایچانے آید ؟ -

(۳) اکنون چه گونه است ؟ کے می آید ؟ خانہ محمود کجاست ؟ بکدام محلہ می نشیند ؟  
ساعت چند زدہ ؟ چند ساعت روز بر آید ؟ شب چه قدر گذشتہ -  
کتاب بچند گرفتہ - بظہر شما مال چند است ؟ امروز چندم ماہ است -

مفروق جملے مشق کے لیے

(۱) بیا ئید بنشینید - سخن داورم بشما - در نفس چیست ؟ عجیب غریب خوش الحانیت  
پوئستے میخواستہم - از کجا بدست آید ؟ تلاش سے کہم - پیدا سے نہ بود -  
تمام روز گزشتہم دو تا یا فتم - لباس شما چرک شدہ - امروز تبدیل سیکنم -

۱۵۔ بچہ کون ہوا اور کس رنگ ڈھنگ کا آدمی ہو ۱۲

۱۶۔ چیز کسکی ہو ۱۲

۱۷۔ کون سے محلے میں رہتا ہو ۱۲



پیر این شامخ شده - حالا به آب می کشم -  
 (۲) هر صبح به ارگ طنبور میزنند - گاؤ را ویدید ؟ شاخ ندارد و -  
 این سنگ چه قدر سنگین باشد ؟ زنجیر ساعت به نیم ؟ چند حلقه دارد ؟  
 قیمت این فیروزه چه باشد ؟ فقیه کے برور استاده ست -  
 بگو ما هم مهمان هستیم - خانه خانه مانیت - بگو بدروازه بشیند -  
 (۳) کار خود را با انجام رسانیدی - زود بیاز و و بیاز - چایک بیا -  
 اگر دیر میکنی کار از دست میرود - اگر زود تر میکنی کار از تو میگیرم -  
 آواز من که شنیدند همه ترسیدند - بار منم خوشش کردند - هم نشان  
 باهدگر آذر دگی دارند خدا از دشمن نگذاشت -

(۴) چرا بگریزم - ؟ با کی نیست - من بلند بالا هستم - شما پست قامت  
 هستید - او میان قد است - ریشش چه قدر و زست - عجب ریش درازی  
 دارد ! کفش خودم کم کردم - نارنج از کجا آوردید ؟ بماند سید -  
 همین یکدانه است دیگر ندارم - بخدا که ندارم -

(۵) بنده امروز به لشکر رفته بودم - راه غلط کردم - بسیار سرگردان شدم  
 شما بخانه رفته بودید ؟ این شهر از حلقه پنجاب است کیست که بزمین افتاده ؟  
 بیچاره خمال است - بسپار خسته شده - بارش خیل گبران بود - از پشت  
 انداخته بسایه درخت آوارام میگیرد -

ساده یعنی غلط و ناکارآمد - سی بین کشته بین کشتنکال و آلو ککال ۱۲

ساده بهر شان کوبیده اضافت پڑ حنا یا پیچ یعنی و سب ۱۲

ساده محاوره یعنی بین بسته بهو که از طرف چای گیا ۱۱

ساده اهل زبان اینی گفتگو نکرده و شکسته که خسته و خسته ۱۱

(۶) احمد روزِ نامچِ اشل آور دہ بود۔ حسابِ خودِ فیصل کروم۔ دہ روپیہ  
بذکرِ شما ہم نوشتہ۔ ہنوز بہت روپیہ پرو دارم۔ بد ہنوز آدمست  
بغیرِ متن ہم بیکر ہستم۔ صبحِ زود میروم۔ سرِ آبش میگیرم۔ ہندہ باین  
کار با غرضِ نذر ام۔

(۷) ملا فرقان خود را خراب کرد۔ بجیش و عشرت افتاد۔ تمام لاش  
بر باد داد۔ اکنون غیر از حسرت چارہ نیست۔ روزے زنجیر خانہ میزد  
پیش خدمتِ شما کجاست؟ بازار رفتہ۔ ہمسای آغا رفتہ۔ پی کارہ رفتہ۔  
درونست۔ خانہ را صفاسید ہد۔ مگر این براوری وارہ۔  
(۸) خود شما چنین کار با چرا میکنید؟ پیشِ خدا متاسلینہ نذرند۔  
براور شما چه میخواند؟ ہمین میخواند۔ ہر چہ او میخواند من میخوانم۔ میروید  
اکنون شمار کی می بینیم؟ فردا۔

(۹) شما چرا میروید؟ چہ طور میروم؟ اگر میروم او می آید۔ اگر  
صورت اینست۔ من ہم بروم۔ اگر این کار کردی گوی از میدان بودی

۱۵ حساب کتاب کے کاغذوں کو اہل ایران روزِ نامچِ کہتے ہیں ۱۲

۱۶ جسے اُردو میں ناد ہند یا لیلوٹ کہتے ہیں ۱۲

۱۷ بری طرح لینے والا جسے ہندی میں کھل او پاڑ کہتے ہیں ۱۲

۱۸ محاورہ ہر جیسے ہندی میں کہتے ہیں بہت سویرے ۱۲

۱۹ ملا فرقان ایک فرضی نام ہے ۱۲۔

۲۰ جیلیانہ ۱۲۔

۲۱ محاورہ ہر جیسے جسے کب ملاقات ہوگی ۱۲۔

ہر چہ او میکند میکنم۔ آب سے بار دہ بیاکند ورون بشینم پیش بندہ چرائی نشینید  
ایجا چرائی نشینید؟ پہلویم بشینید۔  
(۱۰) آغا ہر چہ کردید شاکر دید۔ من ہم ہمین فکرستم۔ این بسیار خوب است  
اگر چنین است شما بفرمائید۔ خیر است؟ امروز متفکر بنظر سے آئی۔ ولم ہم  
تکلیفیں است۔ فکر چیست؟ فضل خداست۔ شما هیچ فکر نکنید۔ خاطر جمع باشد  
بہ آرام بشینید۔

دیکھو مختلف وقتوں کے لیے کیا کیا لفظ ہیں اور کیونکر بولے جاتے ہیں

(۱) سن اول بشما گفتہ بودم۔ پیش ہم گفتہ بودم۔ او پیشتر میں گفتہ بود  
خیر آخر خود می بیند۔ اس سال خیلے گرائی است۔ سال گذشتہ اینجاں نہ بود  
سال آئندہ ارزانی تیشود۔ دیر روز اور او دیدم۔ پریروز خود ش اینجاں بود  
پری پریروز خبر نہ ایدم۔ امروز ہلال خواہد برآمد۔

(۲) اکنون شب ماہ است۔ فردا دعوت شماست۔ فردا کہ فرصت ندارم  
فرصت نیست پس فردا یا پس پس فردا۔ وی شب نیلایدید۔ پری شب ہم غائب دید  
شب کہیں جا باشند۔ خیر۔ فردا شب سے آیم۔ پاسے از شب گذشتہ بود۔  
پارہ از شب باقی بود۔ نیم شب بر آسمان روشنی چہ بود؟ بے  
شما بہ باشد۔

(۳) دو روز تعطیل است۔ بیاکند سیر باغ کنیم۔ اینقدر فرصت کم ہے  
صبح زود ہوید۔ پانچ روز پس بیاکند۔ شام خانہ میرسیم۔ اصدا اینجاں کوئی دید؟

۱۱۔ یعنی پچھون

۱۲۔ یعنی اتروون

۱۳۔ جسے ہم تیسرا پر کہتے ہیں

گاہ گاہ می آید۔ ایک اینچا بود۔ ساعتی پیش از شمار فیه۔ صبح و شام می آید۔  
ہنوز نیامده۔ ساعتی پس بیاید۔

(۴) اکنون بامیر ویم کے رفتن می توانید۔ حال اسکے میگذا ریم  
گلزارید کہ بروم بازی آیم۔ ہر گاہ شامی آئید من ہم می آیم۔ در زمستان  
قریب چاشت مدرسہ دومی شود۔ پایان روز رخصت میشود۔ وقت رخصت  
ساعت چارست۔ در تابستان صبح دومی شود کہ ساعت شش باشد۔  
نہ روز رخصت میشود کہ ساعت دوازده ست۔

درسہ اور مکتب کی گفتگو

(۱) برادر بر خیز آفتاب برآمد۔ بر خیز کہ آفتاب بلند شد۔ وقت مکتب  
قریب است۔ آب گرم موجود است۔ آفتاب بگیر دست و رویت بشو۔ موہے  
خود را شانه کن۔ ناشتا ہم حاضر است۔ ناسپالی کہ داوست بشما ہمار خوریہ  
کہ رطوبت سے آرد۔ چہ اگر یہ یکنی۔

(۲) لباس خود بپوش کاہلی کن۔ لباس تو کثیف شدہ۔ چہ تبدیل  
نیک کنی؟ بردار دست داغ گردست۔ بستر انگشت پاک کن۔ کتاب تو  
کجاست؟ جزدان چہ کردی؟ بگیر و بکتاب برو۔ امروز ہدرسہ نیروی  
ہی روز آزادیت۔ ساعت دہ تزدہ۔ ہنوز ویرست۔ بہت لمحہ باقی است۔

(۳) کتاب خود را خراب کن۔ بہین دریدہ میرود۔ میان مقومی نگہ دار  
امروز نسبت بہر روزہ دیر شدہ۔ زود بیاید کہ دیر می شود۔ خیر ہنوز وقت  
عمار تیکہ پیش روی شماست ہمین مدرسہ است۔ آغا حسین اقلان و خیران  
کجا نیروی؟ باش باش کہ من ہم میرسم۔

(۴) جناب آغا بندہ امروز بکتاب آگدم۔ کہ ام کتاب بخوانم۔ بخانہ

پندنامہ پخواندم۔ ذر قواعد ہنوز چہیب خواندہ ام۔ الفاظ با ملا نوشتن  
میتوانی؟ خیر نو آموزم ہنوز یاد نکر فتمہ ام۔ از شفقت جناب قریبی آموز  
طوریکہ فرمائید بعمل آرم۔ این الفاظ را روان کن۔ ہمیں رہلہ مشق بنویس  
کہ اطالی تو درست شود۔ چہ ہستم۔

(۵) صبح زود برخیز۔ تا آفتاب بر آید۔ از ضروریات فارغ باشی۔  
لباس پاکیزہ بپوش۔ بروقت خود را ہدر نہ برسان۔ چون بکشتب آئی  
آداب جای را نگہدار۔ چون پیش استاد آئی سلام کن۔ جای خود بہ آرام بنشین۔  
پیش ویں راس و کبچہ نظر کن تا نشستہ باشی مودب بنشین۔

(۶) چون رخصت شوی خانہ برو۔ در راہ بازی مکن۔ خانہ کہ میری  
بزرگان را سلام کن۔ کتاب سراطہ چہ بگذار۔ دست دروشتہ ہرچہ  
حاضر باشد قدرے بخور۔ ساعتی بیرون تفرج کن۔ باطفال ہرزہ نگوی  
پیش از شام خانہ بیا۔ ہرچہ بروز خواندی بازش بخوان۔ خواندن شب  
بر دل نقش مے شود۔ بہ حرفهای بد زبان آشنا مکن۔ مکتب جای خواندن  
نہ جائے بیہودہ گفتن۔

(۷) احمد بیا کتاب خود بیا۔ بشنوم چہ خواندی۔ اگر یاد داری چہ انہ خوانی؟  
محمود تو بگو۔ اگر میدانی چہ انہ بگوئی؟ درست بخوان۔ غلط مکن آغا۔ کتاب  
ہمین نوشتہ۔ خیر کتاب غلط کردہ۔ قلم بگیر و درست کن۔ روے ورق بگردان  
ہرچہ خوانی فہمیدہ بخوان۔ باہستگی بخوان۔ طوطی وارانہ بر گردن فائدہ ندارد۔

۱۳ مین ۲۰ ابھی یہ نہیں سیکھا ۱۳

۱۴ مین ۲۰ ابھی یہ نہیں سیکھا ۱۴  
کسی کلام کے لیے حکم کرو و تو طرف ثانی بہت اچھا کی جگہ کتاب کو پیشم ۱۴

مطلب نرسیدن و الفاظ از بر کردن حاصل چیست؟ بخوان ہنوز روان نشود۔  
 (۸) چہ نام داری آغاز آوہ بانام پدر شما چہ باشد؟ چہ کار میکنید؟ سوداگری۔  
 عمر شما چہ قدر باشد؟ چار و دو سال۔ بگذاہم محاسبہ نشینید؟  
 گلاہ بر سر درست بگذار۔ چراغ گذاشتی؟ بنشین و درست یاد کن پیش و ہم  
 بنشین۔ نشت سرم چہ انشتی؟ بیابہ پیلومی احمد بنشین۔ ہاشم ہا  
 آواز دہ۔ دین ماہ و دو ستر روز غیر حاضر بود۔ آغاسین ہم ہفت روز بود۔  
 تا تو انید شما غیر حاضر نباشید۔

(۹) وقت برخاست قریب است۔ در ساعت چار و دو لمحہ باقیست۔ اجازت  
 ہست؟ میروم آب خوردہ می آیم۔ برو مشق خود بیا کہ بنیم۔ این از کجاست؟  
 این نسبت باو بہتر است۔ این سطر بہتر نوشتہ۔ کرسی این اندک درست تر  
 نشستہ۔ این حرف شما بیقاعدہ است۔ سر مشق را دیدہ بولیس۔ مرکب  
 خیلہ غلیظ است۔

(۱۰) کاغذ آبار ندارد۔ مرکب را میکشد۔ بہ بنید مرکب ما چہ قدر روشن است۔  
 دوات شما آگی ست۔ بہین صفحہ را کہ خواندہ نقل بردار۔ این طفل را چہ اشتلاق  
 میکنند۔ البتہ خطائی سرزدہ باشد۔ درس خودش روان نکرده باشد۔  
 از ہمین ست کہ زیر چویش میکشند۔ احمد! کجا؟ بگذار کہ ہنوز فرصت بازی ندارم۔

۱۱۔ یعنی صاحبزادے تمہارا کیا نام ہو؟

۱۲۔ اہل زبان اپنے محاورے میں نہیں اور پس کی جگہ بولتے ہیں۔

۱۳۔ یعنی یہ کسی شق ہو؟

۱۴۔ اہل زبان اپنے محاورے میں سیاہی کو کہتے ہیں اور گٹاڑی سیاہی کو غلیظ کہتے ہیں۔

۱۵۔ جب کاغذ میں سیاہی چھوٹی ہو تو کہتے ہیں کہ کاغذ مرکب را میکشد۔

۱۶۔ یہ کسی سیاہی یعنی زمین پانی بہت ہو۔

احمد ساعی ہم بخانہ نمی ماند۔ کجا میروم۔ خبر ندارم۔  
 (۱) بخوان اینچہ لفظ است ؟ اچا کرده بگو۔ این فقرہ چه معنی دارد ؟ بندہ  
 طفل ام چگونہ توانم گفت۔ ہنوز حرف شناس ہستم۔ قدرے خواندہ ام۔  
 رفیقیت نیم صفو میخواند۔ مگر شرمی نداری ؟ سر جناب سلامت باشد۔  
 یک ماہ پس عرض میکنم۔ احمد! تو میتوانی کہ این را بخوانی ؟ بلہ چہ انہیہ توانم  
 این لفظ ظلم است۔ آفرین آفرین۔ کرسی بگیر و بنشین۔

(۱۲) احمد سعادت مند پسر است۔ سبقت ہر روزہ اش یاد میکند۔ اکنون  
 سوادش روشن شدہ خیلے محنت کش است۔ باندک مدتہ است و او بہر سانیدہ۔  
 بفارسی حرف زدنی میتوانی ؟ قبلہ خیر۔ چہ الفارسی حرف نہی زنی ؟ ربطے  
 بزبان فارسی ندارم۔ زبان فارسی خیلے دشوار است۔ لاکن عجب بے بان شیرین  
 شرم کن۔ ہر چہ بتوانی بفارسی حرف بزنی۔ ہمین طور مشق سے شود۔  
 بیا بفارسی حرف زنیم۔ و یکدست ترک ہندی گوئیم۔  
 بچوں کی فریادیں۔ اور شکایتوں کی باتیں

(۱) جناب آغا کاروم گم شد۔ کجا گذاشتہ بودی۔ در جزو دانم بود۔  
 احمد تو دیدی ؟ من چہ خبر دارم ؟ دیگر کہ بردارنہ چاہا ؟ آخرو زدنہی افتد  
 اچا۔ جناب آغا! ہاشم کتابم گرفتہ نمیدہد۔ پیش من بیار۔ ہاشم چہ را بہ محمود  
 منازعت کردی ؟ چہ ابروم جنگ میکنی ؟ آخرا وہ کہتہ بود ہو بہ بسیار  
 بیباک شدہ۔ دیگر باز شکایت بگو شرم نہ رسد۔ و الا سخت گوشالت میدہم۔  
 (۲) احمد! چہ میکنی ؟ خاموش نمی مانی۔ مگر نے ترسی ؟ مے سینہ  
 یک ساعت بہ آرام نمی نشینی۔ دیگر بارہ آنجا نرو۔ چہا خندہ میکنی۔

۱۵ یعنی تبدیلین فارسی میں بات نہیں کر سکتا ۱۵

خیلے گستاخ شدہ۔ بسیار بے ادب ہستی۔ بیک گوشہ آرام نشین۔ بیاکڑا  
پیش آوندت برم۔ معاف کنید آغا۔ باز چنین حرکت نخواہم کرد۔ چہ  
خوفاست؟ عجب بے تمیز بچہ ہستند کی کہ سزا یافت اکنون ہمدوم بچہ ہستند  
چہ میگوئی؟ بخت نفہم نمی آید۔ تلفظ خودت درست کن۔ ترکب برو امن از کجائی؟  
عجب پسر کشفی ہستی۔ ہوشدار باز این حرکت نہ کنی۔ بچہ ما! چرا خوفا میکنی؟  
بخدا کہ مغز سرم غور وید۔ احمد بار بار می پرسی۔ چرا یاد نمیداری؟ ہر چہ  
میگویم بخاطر نگہدار۔

(۱۴) بالای درخت چہ رفتی؟ پائین بیا۔ زود تر فرود آئی۔ اگر پایت  
خطا میکند۔ استخوانت ریزہ ریزہ می شود۔ بہاری رخصت مے طلبد۔  
پدر و مادرش مے روند۔ او ہم می رود۔ حالا کجا ماند۔ اینجا کہ پیش پدر  
و مادرش بود۔ آغاز اوہ! چند تا برادر داری؟ پنج برادر ہستیم و یک خواہر  
عم زادہ شہا چند سالہ است؟ برادرت کہ خدا شدہ؟ بلی خانہ پدر زنش مے ماندہ  
خالم بد بلی ڈبئی ست۔

(۱۵) امروز احمد نیادہ۔ گویند دیر و زتپ کردہ۔ گرم ست یا رزہ کویت ہست  
یا ہر روز؟ گاہے عرق ہم می کند۔ میگویند اکنون چیزے بہتر ست مگر ہونہ بال  
صحیح و سالم نہ شدہ۔ تیمارش کہ می کند؟ پدرش مے کند۔ مگر بیا تہ فکر ست  
بیج دو انفعی نمی کند۔ علاج ڈاکٹر جہا نمی کند؟ مردم ہند از ڈاکٹر میترسند۔

۱۱۔ ہندوستان میں سیاہی۔ یاروشنائی کہتے ہیں ۱۲

۱۳۔ پائون بک جائے یا پھیل جائے ۱۴

۱۵۔ پرزن۔ اسے باصاف پڑھنا چاہیے جسے ہندوستانی فرسکتے ہیں اہل یرن اسے پرزن کہتے ہیں ۱۶  
۱۷۔ محاورہ میں کہتے ہیں کہ اکنون بہتر ست۔ یعنی اچھا ہو یا اسے آرام ہو ۱۸



آخر چراہ فقط بے عقلی نفی کہ در علاج ڈاکٹر دیدیم۔ بیچ علاج ندیدم  
دوا انک دفع بسیار۔ خیر خدایش شفا دہد۔

(۵) احمد پر دست و پات چند تا انگشت است و میتوانی بشمار سی و بلے  
میتوانم۔ تا بست بشمار۔ چشم۔ شصت و قیقہ یک ساعت است۔  
بست و چار ساعت یک شبانہ روز۔ یک ہفتہ ہفت روز۔ چار ہفتہ  
یک ماہ۔ دوازہ ماہ شمایک سال۔

## دوست کی ملاقات

السلام علیک۔ وعلیکم السلام۔ مزاج عالی و الحمد للہ و حامی جان شام خوش آمدید  
مردم بخیر اند؟ کوچک و بزرگ سلامت۔ بلے ہمہ و حامی میکنند۔  
بعد مدت تشریف آور وید؟ اینقدر بے التفاتی؟ معاف دارید۔  
چکنم؟ کار اسے دنیا نیکنزار بند۔ ہم دولت خانہ را بلد نبودم۔  
مزاج چه طور است؟ امروز در سردارم آغا۔ کرم در میکنند۔ نصیب خدا۔  
اؤکے؟ صبح کہ از رخت خواب برخاستم دیدم۔ سرم در میکنند۔ از تنکان است  
ساعتی خواب کنید۔ رفع میشود۔ امروز آغا احمد آید۔ حیث کہ خانہ نبودم  
کہ ام خبر تازہ دارید؟ میگویند امروز دو تاشتی غرق شد۔ کجاشنیدید؟ از بازار  
فصلیدم۔ وای بر حال صاحبال۔ بیچارہ چه قدر نقصان برداشتہ باشد؟ البتہ وہ دواؤ  
ہزار روپیہ باشد۔ اجازت است؟ حالاً رخصت میشوم۔ چرا چرا این قدر زودی۔

اے جب کوئی شخص گھر میں آتا ہو تو صاحب خانہ پہلے ہی اسے کہتا ہو کہ خوش آمدید و صاف  
آوردید۔ وہ جواب میں کہتا ہو خوش یا فتم۔

اے اہل زبان کا محاورہ ہر نیچے میں مختار اگر بھاننا تھا ۱۲

اے اہل زبان کے محاورہ میں ایسے موقع پر فصیح و معنی شنیدن آتا ہو ۱۲

ہنشنید ساعی حروفِ زنجیر و مسخوش کینہ خدمتِ شکاری ہم دارم۔  
 امرے صلح طلب است۔ خیر حال اگر وقتِ بدرہ قریب است۔ باز کے  
 تشریف سے آرید؟ انشاء اللہ فردا روز میرسم۔  
 ناواقف سافری ملاقات۔

خوش آمدید صفا آروید۔ ہنشنید۔ مزاج مقدس؟ دعا۔ مزاج جناب؟  
 از کجا میرسید؟ از شیراز چھ روز است از شیراز برآمدید؟ ۳ ماہ۔  
 بکدام راہ؟ راہ کابل۔ چرا براہ دریا نہ آئید؟ راہ دریا خطر دار۔ بجہاز  
 دوی وسعت نداشتم۔ آغا بملک شماراہ خشکی از دریا خطرناک ترست۔  
 کسانیکہ میروند سرکینت میروند۔ کابل از پنجایک ماہ راہ باشد؟ خیر کترست  
 از پشاور تالاہور و ہ روزہ راہ است اگر منزل منزل گیرید۔ و اگر سرداک  
 روید فقط ۳ روز۔ باز از پشاور تا کابل دو از دہ روز۔ اینجا کجا منزل گرفتید  
 نزدیک بسراک مکانی گرفتہ ام۔ تنہا ہستید؟ عیال ہمراہ وارید؟ چہرا  
 بفریب خانہ تشریف آیا و دید۔ این کیست کہ ہمراہ شماست؟ رفیق راہ است  
 چکارہ ست؟ صفا ہائیت قناتوی میکند۔ بے از نشست برخاستش دریافتہ  
 بودم کہ اصلش از خاک صفا ہان ست۔ ہندوستان عجب خاک انگیزی دارد  
 جاییکہ آدم ہنشنید و گردل برنہینزد۔ سبحان اللہ ہندوستان جنت نشان  
 اگر چہ تابانش جہنم ست۔ مگر زستانش بر جگر کشمیر داغ می نند۔ اسنے  
 کہ در یخاست بہفت کشور ندیدم۔

نوکرون سے ضروری باتیں

خانہ آغا جعفر میدانی؟ امین رقبہ بدہ و صبر کن تا جواب بے بہند۔  
 سلمہ طہانی کو لیتے ہیں جو مٹا لیا بنانا ہو۔

اگر در خانہ نداشتند پیش خدمت را بدہ وزو و تر پس بیا۔ روپیہ گیہ و پیسہ بیا۔  
 ہنوز صراف دوکان نکشادہ۔ چند تا پیسہ آوردی؟ روپیہ قلب است  
 صراف نیکی د۔ خیر دیگر بر۔ کتاب روز نامہ و قلمدان زیر کرسی بگذار۔ پیش  
 خدمت شامہ مواعجب کسب گیر۔ نان و ششماہ رخت۔ این راج روپیہ  
 شہر پیسہ ہم۔ کفش مرا پاک کن۔ امروز صحن خانہ را کس جاب و ب نکردہ۔  
 بنائید فرش را بتکا تیش۔ برو سقہ را ہمراہ خود بیا۔ بگو آب تنگ باشد  
 کہ زمین شل نہ شود۔ دو پیسہ بہ خچام بدہ۔ پیسہ ندارم۔ سائیس را بگو کہ اسپ  
 عربی را زین کند۔ بگی نہارد۔ امروز بر اسپ سوار میشوم۔ بگو ساز انگریزی  
 بہ بندد۔ اسپہامی ہندی بسیار کش بیاشند۔ برین اسپ ہند روز  
 سوار شدم اینقدر شوخی کرد کہ از جان تنگ آدم۔ زین را درست کن۔  
 بہترین قاش زین کج بنظر می آید۔ اسپ کیست را چہ کردید۔ فرو ختم چالاک نبود۔  
 این بھڑہ چیلہ خوب است۔ بسیار تیز است۔ مہینہ را ہم تاب نمی آرد تا بہ پنجی  
 چہر سد۔ چہ سبب است فر بہ نمی شود؟ آب و دانہ ہند بہ اسپہامی ولایت مولفوت  
 نمی آید۔ اسپ پارکہ گاہی فر بہ نمی شود۔

ارسل اور کپڑوں کی باتیں

بہتر یہ ہے کہ امروز تبدیل لباس نہ کیکنم۔ کلاہ کجاست۔ قبای قلمکار ہم کبش  
 قلمکار با ناست بہار۔ پیراہن را بہ بین تنگ نہارد۔ گرمیانش تنگ است۔  
 اہل زبان ماہواری خواہ کوثر کہتہ ہیں گلزار سنگ میں اکثر ہندوستان کی طرح تھوہ کی بہمن  
 چہیت دوتھند ہوتے ہیں انکے غلام بھی ہوتے ہیں اور باقی کپڑے پر خدنگار کہتے ہیں ۱۲  
 ۱۳ قلمکار اپنے چھیٹ کی قبا۔

۱۴ ہندستان ایک شرم کا لباس ہے کہ اگر بڑی کوٹ کی وضع کا ہوتا ہے تو اکثر قبا کے اوپر پہنتے ہیں ۱۵

بند و زنجیر جامہ بکشد۔ آستین این پارہ شدہ۔ خنیا طرار بد کہ فرم کند۔  
بند ہائے قبا شکستہ اند۔ در خانہ بدہ کہ درست کنند۔ لباس در بار بدہ کہ وقت  
تنگ شدہ۔ آئینہ پیش بگزار۔ کہ عمامہ بر سر حجیم۔ بر خشتان خیل گردن شدہ۔  
می تنگم۔ حالا پاک میشود۔ این بتکاندن پاک نمی شود۔ برش بگیر و تمثال  
کر پاسی بدہ۔ ابر نشیمی را نگہدار۔

کھانے پینے کی باتیں

بسم اللہ۔ جناب آغا باچہ بروقت رسیدہ اچاشت حاضرست۔ بیائید  
نوش جان فرمائید۔ بندہ طعام خوردہ آمدہ ام۔ اشتہا ندارم۔ خیر چیرے  
انجام نوش جان فرمائید۔ آخران اینجا بنان آغا جنگ سے کند بستر شما  
قسمت کہ سیرستم۔ شام دیر تر خوردہ بودم۔ میل ندارم۔ خیر قدری بخورید۔  
یک دو لقمہ پیش بخورید۔ بیائید بیائید نان خشک سے شود۔ صبح مردانست  
از غذا انکار خوب نیست۔ نان گرم و آب تنگ نعمت آہی است۔ نظر قلبی برویک  
پیہر امانست بستان۔ قیامت ہم برای چای بگیر۔ آب خوردن بدہ۔ ہشدار  
کہ نرزد۔ گرفت برو آب تازہ از چاہ بیار۔ تابستان ہند بہین یک قبا حلو  
رکابی پلاؤر اپیشتر بگزار۔ نگاہ کن کاسہ شور بآج نشود۔ روغن لبہ شدہ۔

۱۵ نہ جامہ اہل زبان ہایجامہ کو کہتے ہین اور یہ لفظ بے اصناف بولنا چاہیے اس فقرے کے  
مترادف ہین کہ پایہ جامہ ہین از اربند ڈال ۱۲

۱۶ جسے رومال کہتے ہین اہل فارس اسے دستمال کہتے ہین ۱۲

۱۷ ۹-۱۰۔ بچہ کے وقت کو چاشت کہتے ہین اور اہل بنان اپنے محاورہ میں طعام چاشت کو کہتے ہین ۱۱

۱۸ طعام شام کو لفظ شام کہتے ہین ۱۲

۱۹ قیامت ترکی میں ملائی کو کہتے ہین ۱۲

۲۰ پینے سڑی سے ہم گیا ہجو ۱۲

بلبل برکت زمستان است - و گیدان گرم است - زغال روشن کن - بمقتل  
گذاشته یار - آتش گیر بن برده - بگو قدر چای دم کنند - چای حاضر است -  
معاف دار پدر غنا این خورم که خشکی می آرد - خیر از یک فنجان چه میشود - قدری  
شیرینید از یک خشکیش دانی برو - نبات پنهان شده - چمچه برده که کهنسب نام  
بسیار گرم است - حلیم بر کن - میل بفرمایید - الطاف شاکم نشود - قلیان پیش  
جناب آغا بزار - دو دوی کرده برده -

خرید و فروخت کی آئین

میوه فروش حاضر است - بیارید کجاست ؟ انار یک سیب چند سیدی ؟  
سیر شده آن - سیب رو پیچ را چند ؟ بست میخ - خدارا بهین بابا است بگو -  
آغا اینوز دست هم نه کرده ام - از شما زیاده نینخواهم - انار سیب بهشت آن  
وسیب رو پیچ را سی دانم سید هم - سیب خام است - خیر - پنجه است آغا رنگش  
به بینید - پوشش کنید - ازین بهتر و گرچه خواهد بود ؟ هر چه خام باشد - مال من -  
بلبل ملک هند است بابا - هر چه خواهی بگیر - تا کابل برو - بهین که همچو سیب مارا  
آغا بزار و گوشت هم نخورند - انار شیرین است - یا ترش ؟ در قتی چیست ؟

سوره انگلیسی ۱۲

۱۵ اهل زبان آتشگیر است گفته هین چه بیان عام لوگ دست پناه گفته هین ۱۲

۱۶ محاوره جو یعنی چای پکاؤ ۱۲

۱۷ هندی مین پیار کو گفته هین ۱۲

۱۸ این بان اپنے محاورے میں کہی کو کھانے پینے کی تو منہ کرتے ہوتے ہوتے ہین کرل بڑا بدینی ہے چیز نوش کیجیو ۱۱

۱۹ شکر یہ کے مقام پر یہ فقرہ کہتے ہین ۱۲

۲۰ محاورہ جو یعنی سنگا کر د ۱۲

۲۱ یعنی کو کہتے ہین - یعنی دست لاف فارسی کتابی ہر ۱۲

۲۲ قتی ترکی مین صندوقچہ یا ٹوپیا کو کہتے ہین ۱۲

زعفران ست۔ ایک تولہ بچند آنہ نمیدہی؟ ہشت آنہ۔ بسیار گران! خیر۔  
 یک ستن دارم آغا۔ از پنج آنہ کمتر نمیدہم۔ این قدر گران جانی مکن بابا۔  
 کہ میگیرو؟ خیر۔ مردم بارز و میبرند۔ کمندہ شدہ۔ حرف مرا گوش کن  
 در گران فروشی نفع نیست۔ اگر از ان می فروشی و بسیار میفروشی بسیار نفع میری  
 خیر۔ گفتہ شما بجان منظورست۔ بگیرید۔ پنج تولہ میخوانم۔ وزن کن۔ ترازوی  
 بشقالی ندارم۔ این نافہ است؟ یک نافہ بچہ قیمت میدہی؟ ہفت۔ و پچہ۔  
 پناہ بخدا۔ یک حرف دارم آغا۔ از پنج روپیہ کم نیست۔ اکنون من ہم گویم  
 بفرا میدہ۔ اگر چار روپیہ میگیری بگیر۔ ورنہ اختیار داری۔ بامان خدا خیر گیرید۔  
 ہر چہ پسند شما باشد بردارید۔ خود و دودانہ چیدہ بدہ۔ ہندش یکسان است سکو  
 فرق نیست۔ فیروز باداری؟ بلے حالا از نیشاپور رسیدہ۔ انگشتش  
 از نقرہ است یا سرب؟

رات کا وقت

آفتاب بمنزب رفت۔ اکنون شام شد۔ شفق ہم بر طرف شدہ چراغ روشن کن  
 شمع روشن کن۔ چراغ روشنی کمتر دارو۔ و غن در چراغ بریز کہ خاموش نشود۔  
 گل بگیر۔ سرفتیلا را پیش کن۔ بین ستارہ ما چہ طور گرد ماہ صفت زدہ اند۔ ماہ بال  
 بر آورده است۔ البتہ دلیل باران است۔ اکنون شب ماہ است۔ ممتاب  
 عجب لطفہ دارو۔ ا ماہ چہار دہم بدرست۔ خیر۔ پنج روزہ روشنی است  
 باز ہمان شب تار و جہان تاریک۔ اجازت است؟ حالا رخصت می شودم۔

۱۱ صبحی ترازو یعنی کاٹا ۱۲

۱۳ نقرہ رخصت کے وقت کہا کرتے ہیں او ایسے موقع پراس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ جاؤ خدا حافظ ۱۴

۱۵ یعنی تپتی آگسا دوسرا ۱۶

کجا میری وہ وقت وقت رفتن نیست۔ ہمیں جا خواب کنید۔ شب بسیار گذشتہ۔ برای جناب آغا فرش خواب بینداز۔ تو شکست را بنگان لحاف پائین بگزار۔ شما کجا خواب میکنید؟ ہمیں جا۔ از شب چه خبر است؟ البته پاسے از شب گذشتہ۔ یک نیم پاس باشت۔ امروز مرا زود تر خواب گرفت چراغ را کنار بگزار۔ شمع دان سرطاقی۔ کلید زیر بالینم بمان۔ دروازه را پیش کن۔ چون پارہ از شب گذرد مرا بیدار کن کہ چیزی نوشتن دارم۔ چشم گر بر او دیدم؟ مایں را ایشک میگوئیم۔ از قسم براق است۔ دو تا بچه هم دارد۔ شما گفتید چه باز میمانند اوست بر پشتش کشید۔ خوش می شود۔ خر میبندد۔ ہمیں نشان مجتث است۔ بگزار کہ بدود۔ بدوہن چه دارد۔ موشکے باشد۔ بگزار کہ سر فرش بپاید۔ فرش خراب میشود۔ بدترش کن۔ گر بسکین جان اوست۔ بے پیش شما بسکین است از موش و نجسک پرسید۔  
 بچه را دیدم گر بر آواز داد۔ موش محکم گرفت گر بچہ از دکان خون از دیدہ لطف بجایید۔ کاخن گر بہ قر خدا است۔ کم از خنجر خونریز نیست۔ کارے کراں گر بہ می آید از شیرینی آید۔  
 سگ را نگاه کنید چه محبت میکند! ببینید چه طور دمش می جنباند۔

۱۱ یعنی بچہ تا بچہ ۱۱

۱۲ تو شکست جہاں ۱۲

۱۳ پائیتی رکھو ۱۳

۱۴ اہل زبان کا محاورہ ہو یعنی دروازہ کھلے ۱۴

۱۵ آس شرم کی جلی کو کہتے ہیں جسکی پشت بڑی بڑی ہوتی ہو ۱۵

۱۶ اہل زبان کا محاورہ ہو یعنی دیکھو ۱۶

نشان بخشش ہمین است۔ خویش و بیگانہ را خود ہی شناسد۔ دوست و دشمن خوب می دانند۔ یک صفش قناعت است کہ برابر مدد و صفت است۔ یک استخوانش بس است۔ مددایش میگویم و دیده می آید۔ ایشما آشتا شده۔ دست پیشش کشید کہ میگذرد۔ دوش بگیرد خوشش نمی آید۔ سگزار کہ درون بپاید۔ روزی بجز ابرو دم و سر گزشت سر و دم چه گویم؟ همان نقل گریه و موش بود۔

شادی را دیدی؟ بوزنه فارسی کتابیت۔ بہین سر دیوار نشسته۔ دست پیشش کشن کہ میزند۔ بد جانوریست۔ مرا حرکاتش خیلی خوش می آید۔ چه قدر بادم میاندا چه صور تمام می سازد کہ خند می آید۔

اگر سیاهی از جانب شمال برخاسته۔ البته خواهد بارید۔ برق ہم پتار۔ دویده بیاید۔ قدم بردارید۔ پیش از باریدن بچانه برسیم۔ اینک رسید۔ حالا زور آورد۔ بپایید بدگانی پناہ گیریم تا تر نشویم۔ آب زور سے بارو۔ اکنون استوار۔ حالا کم شد ہنوز ناوہ با جاری ہستند۔ زمین ہمہ گل شد۔ سوک مشرق نگاہ کشید۔ قوس قزح بر آمدہ۔ چپ۔ خوش رنگہ دارد۔ این روشنی و صدای مہیب چه بود؟ این برق است و رعد۔ صاعقہ است کہ سر مردم می افتد و ہلاک میکند۔ پناہ بخدا! الہی از آسایشش نگہدار۔ باران رحمت الہی است۔ اکنون گیاه میروید۔ روی زمین ہمہ سبز شد و گلبن گل میکند۔ درخت شمرے بند و غلہ پیدا میشود۔

۱۱۔ اہل زبان کا محاورہ جو یعنی تھے ہل گیا جو ۱۲

۱۳۔ یعنی پرناے

۱۴۔ محاورہ اہل زبان میں اسی طرح ہے جیسے ہم کہتے ہیں کہ واہ واہ کہ جس سے تعریف اور تحسین متعجبانہ پائی جاتی جو ۱۲





روزے پادشاه مع شاهزاده بشکار رفت چون ہوا گرم شد پادشاه  
و شاهزادہ لبادہ خود را بردوشش مسخرہ بنا و نداد پادشاه ہنرمند گرد و گفت  
اگر مسخرہ بر تو باریک فرست گفت بلکہ بار دو خر

### حکایت دوم

شیر و مردے و یک خانہ تصویر خود با دیدند مرد شیر را گفت مے بینی  
شجاعت انسان کہ شیر را تالغ کردہ است شیر گفت مصطور این انسان است  
اگر شیر مصطور بودی این چنین نبود

### حکایت سوم

شخصے مرتبہ بزرگ یافت دوستی برائے تنہیت نزد او رفت آن شخص  
پر سپید کیستی و چہ آمدہ دوست او شرمندہ گردید و گفت مرا  
نہ شناسی دوست قدیم تو ام برائے تعزیت نزد تو آمدہ ام  
شنیدہ ام کہ کور شدہ

## حکایت چہارم

طیبیہ برگاہ بگورستان رشتے چادر بر سر روی خود کشیدے مردان  
پرسیدند کہ سبب این چیست گفت از مردگان این گورستان شرم میکنم  
زیرا کہ از دوا می من مرده اند

## حکایت پنجم

در ویشے نزدیکیلے رفت و چیزے سوال کرد بخیل گفت اگر یک سخن من قبول  
کنی ہر چہ بگوئی خواہم کرد و در ویشے پرسید آن سخن چیست گفت گاہے  
چیزی از من نخواہ دیگر ہر چہ بگوئی بکنم

## حکایت ششم

شخصے از افلاطون پرسید کہ سالہاے بسیار در حجاز بودی و سفر دریا  
کردی در دریا چہ عجائب دیدی گفت تجب ہمین بود کہ از دریا بکنارہ سلامت رسیدم

## حکایت ہفتم

شاعرے تو نگرے راجہ کرد ہیج نیافت پس ہجو کرد تو نگر اورا ہیج نگفت  
روز دیگر شاعر بر دروازہ اورفت و نشست تو نگر گفت ای شاعر  
راجہ کردی ہیج ترا ندادم خدمت کردی ہیج نگفتم حالا چرا اینجا نشسته گفت  
حالا اینجا ہم کہ اگر بمیری مرثیہ تو ہم بگویم

## حکایت ہشتم

شخصے دستار در ویشے گرفت و گریخت در ویشے بگورستان رفتہ  
و نشست مردان اورا گفتند کہ آن شخص دستار ترا بطرف باغہ برد  
برد ز گورستان چرا نشسته و یہ میکنی گفت او نیز آخر اینجا خواهد آمد  
ازین سبب اینجا نشسته ام

از کلمات عامه	حکایت هفتم	
شخصه در خواب با شیطان ملاقات کرد یک سیلی بر روی او زد و در پیش او گرفت و گفت ای ملعون دشمن ما کستی و بر من فریب دادی و مردمان را از میماری چون سیخ و دیگر بر روی او زد و بیدار شد و در پیش خود را در دست خود و پیره شمرند و گریه و بر خود خندید		
	حکایت هشتم	
شخصه با بخیل دوستی داشت روزی بخیل را گفت که حالا بسفر میروم انگشتی خود را برده آنرا نزد خود خواهم داشت هرگاه او را خواهم دید ترا یاد خواهم کرد جواب داد که اگر مرا یاد داشتن میخواهی هرگاه انگشت خود خالی بینی مرا یاد کن که انگشتی از فلان خواسته بودم داد		
	حکایت نهم	
روزی شاعر تقصیر کرد با دوشاه جلاد را فرمود که بروی من او را بکش روزه بر اندام شاعر افتاد ندیده او را گفت اینچنان مروی و بیچگریست و آن گاهی این چنین نمی ترسند شاعر گفت ای ندیم اگر مروی بیا بجای من نشین تا من بر خیزم با دوشاه این لطیفه پسندید و خندید و تقصیر را معاف فرمود		
	حکایت دهم	
با دوشاهی در خواب دید که تمام دندانهای او افتاده اند از منجی تعبیر آن پرسید گفت که همه اولاد و اقارب با دوشاه روبرو با دوشاه خواهند مرد با دوشاه دشمن شد و منجم را قید کرد و منجم دیگری را طلبید و تعبیر آن خواب را پرسید عرض کرد که از همه اولاد و اقارب با دوشاه زیاده تر خواهد زیست با دوشاه این لطیفه پسندید و انعام داد		

## حکایت سیزدهم

شخصی پیش یک نویسنده رفت و گفت خطی بنویس گفت پای من در میکند  
آن شخص گفت ترا جانی فرستادن نخواهم که چنین عذر بکینی جواب او که این سخن تو  
راست است لیکن هرگاه که براس کسب خطای نویسم طلبیده میشود براس  
خواندن آن زیرا که دیگر شخص خط من خواندن نمیتواند

## حکایت چهاردهم

در ویشتی تقصیر بزرگ کرد پیش حبشی کو تو ال بر وند کو تو ال حکم کرد که تمام رو  
در ویشتی سیاه کنید و در تمام شهر بگردانید و در ویشتی گفت ای کو تو ال نصف رو  
من سیاه کن ورنه همه مردمان شهر خواهند دانست که حبشی کو تو ال ستم کو تو ال  
ازین سخن خندید و تقصیر در ویشتی معاف کرد

## حکایت پانزدهم

شاعر مسکین پیش تو نگر رفت و چنان نزدیک او نشست که میان شعر  
و تو نگر از یک <sup>بالشت</sup> و <sup>بالشت</sup> زیاد تفاوت نبود تو نگر ازین سبب <sup>عفت</sup> بر تهم شد و روی  
ترش کرد و پرسید که در میان تو و خر چه تفاوت است گفت بقدریکت جب  
تو نگر ازین جواب بسیار محجل شد و عذر نمود

## حکایت شانزدهم

آورده اند که حضرت آدم علیه السلام چون در بهشت گندم تناول نمود  
و لباسهای که پوشیده بود از تن او فرو ریخت و بچپ و راست بیک ریخت  
و در پس هر دوخت پنهان میشد خطاب رسید که ای آدم از ما بیگریز  
گفت نه خداوند از تو چگونه گریزم و کجا توان گریخت اما از خطای خود  
شرمیدارم

## حکایت هفتدهم

اعرابی شب کم کرده بود سوگند خورده چون بیایم یک درم بفروشم چون  
شتر یافت از سوگند خود پشیمان شد گریه در گردن شتر آویخت و بانگ زد  
که شتر ای یک درم میفروشم و گریه را بصد درم آواز یکدیگر جدانمی فروشم  
شخصه در آنجا وارد شد و گفت چهار زن بودند اگر این شتر را این قلابه  
در گردن نبوده

## حکایت هیزدهم

پایینا شتر شب تار چراغ در دست و سبوسه بر دوش گرفته در بازار میرفت  
شخصه از وی پرسید که ای احمق روز شب در چشم تو کیسان ست از چراغ  
ترا فایده چیست تا مینا خندید و گفت این چراغ براس من نیست بلکه بر  
تست تا در شب تار سبوی مرا نشانی

## حکایت نوزدهم

پادشاه راجه

پادشاهی از منجی پرسید که چند سال از عمر من باقیست گفت ده سال پادشاه  
بسیار متفکر گردید و همچو بیمار بر بستر افتاد و وزیر عاقل بود منجم را و بر و س  
پادشاه طلبید و پرسید که چند سال از عمر تو باقیست گفت بست سال وزیر  
همان وقت از شمشیر منجم را و بر و س پادشاه بقتل رسانید پادشاه خوشنود گردید  
و حکمت وزیر را پسندید و با هیچ منجم ننشید

## حکایت بیستم

نقاشی در شهری رفت در آنجا پیشه طبابت آغاز کرد و بعد چند روز شخصی از وطن او  
در آن شهر رسید و او را دید و پرسید که حالا چه پیشه میکنی گفت طبابت پرسید چرا گفت  
از برای آنکه اگر درین پیشه تقصیری میکنم خاک آن امی پوشد

لئے راجہ درویش

## حکایت بست و یکم

روزے شخص با خود میگفت کہ ہرچہ در زمین و آسمان است ہمہ برائے من است  
خدا امر بسیار بزرگ آفریدہ در ان اثنا پشہ برینے اوشست و گفت ترا چنین  
غور نشاید زیرا کہ ہرچہ در زمین و آسمان است خدا برائے تو آفریدہ اما ترا بزرگ  
ندانی کہ من تو بزرگ تر ام

## حکایت بست و دوم

پادشاہی دانشمندی را طلبید و گفت میخواہم کہ ترا قاضی این شہر کنم دانشمند گفت  
لا الہ الا انت کار نیستم پادشاہ پر سید چرا جو اسب داد کہ انچہ گفتم اگر راست گفتم مرا  
مہر و دارید و اگر دروغ گفتم پس دروغ کہ را قاضی کروں اصلحت نیست  
پادشاہ مہر و دار شد پسندید و او را مہر و دار شد

## حکایت بست و سوم

کونہ را گفتند میخواہی کہ پشت تو راست شود یا پشت دیگر مردمان ہمچو پشت تو  
کو ز گرد گفت میخواہم کہ پشت دیگر مردمان کو ز گرد و تا از ان چشم کہ دیگران  
مرا می بینند من آنرا را ہم بہ بینم

## حکایت بست و چهارم

دانشمند سے صاحب پادشاہ بود و موسی ریش خود می کند روزے پادشاہ  
اورا گفت کہ اگر بار دیگر موسی ریش خواہی بر کند ہر تو سیاست خواہم نمود بعد  
چند روز دانشمند کار سے کرد کہ پادشاہ بسیار برو مہربان گردید و او را  
گفت ہرچہ خواہی ترا بہ بخشم دانشمند گفت ریش من مرا بہ بخش دیگر  
ہیچ سنے خواہم پادشاہ تبسم کرد و گفت اگر خوشی تو در زمین است  
بخشیدم

## حکایت بیست و پنجم

دزدی در مقام شخصی برای دزدیدن اسب رفت اتفاقاً گرفتار شد صاحب اسب دزد را گفت اگر حکمت دزدی اسب را بهائی ترا آزاد بکنم دزد قبول کرد و دزد اسب رفت و دزدن پاسبان او کشاد و بعد از آن گام داد پس بر اسب سوار شد و تیر انداخت بهین این طور دزدی میکنند مردمان هر چند تعاقب کردند نیافتند

## حکایت بیست و ششم

شخصی بسیار مغلس بود و اسب داشت آنرا در اصطبل بست لیکن طریقی که سر اسبان میشود دم او کرد و بند او را داد که ای مردمان تماشا عجیب ببینید که سر اسب بجای دم است همه مردمان شوق جمع شدند هر شخصی که درون اصطبل برای تماشا رفتن میخواست از و اندک نقد میگرفت و او را راه میداد هر که در آن اصطبل میترسیدند از آنجا بازی آمد و هیچ نمیکفت

## حکایت بیست و هفتم

امیر تیمور لنگ چون هندوستان را دید مهربان طلبید و گفت از بزرگان شنیدم که درین شهر مهربان کامل اند مهربانی نایبنا پیش بادشاه حاضر شد و سرودی آغاز کرد بادشاه بسیار خوش گردید و نام او پرسید گفت نام من دولت است گفت دولت بهم که میشود جواب داد که اگر دولت که بخود میبخاز لنگ نیامدی بادشاه این جواب به پسندید و انعام بسیار داد

## حکایت بیست و هشتم

شخصی نزد طبیب رفت گفت شکم من در میزند و اگر کن طبیب پرسید اموز چه خوردی گفت نان سوخته طبیب او را چشم او کرد و خواست آن شخص گفت ای طبیب چه شکم را با چشم چسبیت حکم گفت اول ترا دای چشم میباید که دزدی را اگر چشمت درست بود نان سوخته نخوردی

حکایت بیست و نهم
------------------

شخصی را یک کیسه وینار در خانه گم شد و بقاضی خبر کرد قاضی همه مردمان خانه را طلبید و بهر کس یک یک چوب داد که همه آن در طول برابر بود و گفت هر که دزد دست چوب او بقدر یک انگشت دراز خواهد شد چون همه را خستیدند شخصی که دزدیده بود ترسید و چوب را بقدر یک انگشت تراشید و دزد چون قاضی همه را طلبید و چوبها دید معلوم کرد که دزد او نیست کیسه وینار از او گرفته و سیاست نمود

حکایت سی ام
-------------

شخصی با شخصی شرط کرد که اگر بازی نیا بزم یک آثار گوشت از اندام من تراش چون بازی نیافت مدعی ایفای شرط خواست او قبول نکرد و پیش قاضی رفتند قاضی مدعی را گفت معاف کن قبول نکرد و قاضی بر هم شد و فرمود که تراش لیکن اگر اندک زیاده از آثار خواهی تراشید ترا سیاست خواهم نمود مدعی نتوانست ناچار شده معاف کرد

حکایت سی و یکم	حکایت طوطی
----------------	------------

شخصی یک طوطی پرورده و او را از زبان فارسی آموخت طوطی در جواب هر سخن میگفت و درین چه شک روزی آن شخص طوطی را در بازار براسه فروختن برود و صدر روپیه قیمت آن ظاهر کرد مغل از طوطی پرسید که لائق صدر روپیه هستی گفت درین چه شک مغل خوشنود شد و طوطی را خرید و بجای خود برود بر سخن که با طوطی میگفت جواب آن درین چه شک گفتا گفت در دل خود نمیشد و پشیمان گردید و گفت حماقت کردم که چنین طوطی خریدم گفت و برین چه شک مغل را تبسم آمد و طوطی را آزاد کرد



## حکایت سی و دوم

دانشمندی در مسجدی نشست و با مردمان وعظ میگفت شخصی در آن مجلس میگرفت روزی دانشمند گفت سخن من در دل این شخص بسیار اثر میکند ازین سبب میگردید که آن شخص را گفتند که در دل ما سخن دانشمند هیچ اثر نمیکند چگونه دل داری که میگردی گفت سخن دانشمند بزرگتریم بلکه یک خشتی پرورده بودم و او را بسیار دوست میداشتم چون خشتی پیر شده فرو هر گاه دانشمند سخن میگفت و ریش او میخندید خشتی مرا یاد می آید زیرا که او هم این چنین ریش را نمیداشت

## حکایت سی و سوم

روزی سکندر با حاضرین مجلس گفت که گاهی کسی را محروم نکردم هر کس هر چه از من خواست بخشیدم شخصی آنوقت عرض کرد که خداوند مرا یکبار درم و کارست بخشش سکندر فرمود که از پادشاهان چیزی مختصر نداشتن و بگویند آن شخص گفت که اگر پادشاه را از یک درم و از آن شرم می آید بلکه مرا بخشند سکندر گفت اول سوال کردی کم از مرتبه پلین و دیگر سوال کردی زیاده از مرتبه خود هر دو سوال بیجا کردی آن شخص لا جواب و شرمند گردید-

## حکایت سی و چهارم

شخصی نوکر خود را گفت که صلی الصبح اگر دوزخ در یکجا است بپنی مرا خبر کن که آنرا خواهم دید و شکون نیک خواهم یافت تمام روز مرا بگوشی خواب گذشت انقصه نوکر او دوزخ را ایجادید صاحب خود را خبر کرد صاحب و چون بر آن یک دوزخ را دید دوزخ دیگر پریده بود و بسیار بر نوکر خسته شد و تازیانه زدند که همان وقت دوستی براسه او طعام فرستاد نوکر عرض کرد که اسی خداوند یک دوزخ را دیدی طعام یافتی اگر دوزخ را میدیدی سییافتی آنچه من یافته ام

حکایت سی و پنجم

شاعر پیش تو انگر سر رفت و بسیار او را ستود و تو انگر خوش نمودی و گفت  
نزد من نقد نیست لیکن غله بسیار است اگر فردا بیای بدیم شاعر بخانه خود رفت  
و وقت فجر نزد تو انگر باز آمد تو انگر پرسید چرا آمدی گفت دیر روز وعده  
دادن غله کردید ازین سبب باز آمده ام تو انگر گفت عجب احمق هستی تو از سخن  
مرا خوش کردی من نیز ترا خوش نمودم حالا چرا غله بدیم شاعر شرمند  
شده باز رفت

حکایت سی و ششم

شبه قاضی در کتابی دید که هر که سر خر و میدار و دریش دراز احمق میشود  
قاضی سر خر و داشت و دریش بسیار دراز با خود گفت که سر را بزرگ کردن  
نمی توانم لیکن ریش را کوتاه خواهم ساخت مقراض تلاش کرد و نیافت ناچار  
نیم ریش را در دست گرفت و نیم نزد چراغ برده چون موی را آتش گرفت  
شعله بردست او رسید ریش را گذاشت بعد ریش او سوخته شد قاضی بسیار شرمند  
گردید بسبب اینکه هر چه در کتاب یاد داشتات رسید

حکایت سی و هفتم

و مصور با هم گفتند که ما هر دو کسان تصویر یک چشم به چشم کردیم خوب یا یک شد یک مصور  
خوشه انگور نقش نمود و آنرا بر دروازه آویخت مرغان آمدند و بران متقارن و در دروازه  
آن تصویر را بسیار پسندیدند و در خانه مصور دیگر نقشید و پرسیدند که کجا تصویر کشیده  
گفت در پس این پرده مصور اول خواست که پرده بردارد چون دست بر پرده نهاد و گوید  
که پرده نیست بلکه دیوار است که بران تصویر کشیده است مصور دیگر گفت که تو چنان  
تصویر کشیدی که مرغان فریب خورند و من چنان تصویر کشیدم که مصور فریفت

## حکایت سی و ہشتم

روزی پادشاہ ظالم تہنا از شہر بیرون رفت شخصے را زیر دستے نشسته دید پرسید کہ پادشاہ این ملک چکوہست ظالم یا عادل گفت بسیار ظالم است پادشاہ گفت مرا می شناسی گفت نہ پادشاہ گفت منم سلطان این مملکت آن مرد ترسید و پرسید مرا میدانی پادشاہ گفت نہ گفت پس صانع سوداگر مہر ماہ ستہ روز دیوآ میشوم امروز یکے از ان ستہ روز است پادشاہ بختید و اورا ہنسیچ گفت

## حکایت سی و نهم

حضرت موسیٰ علیہ السلام مناجات کرد کہ الہی چہ خوش بودی اگر چہار چیز بودے و چہار چیز نبودے زندگی بوی و مرگ نبودے بہشت بودی و دوزخ نبودے تو انگری بودی و دوروشی نبودے تندرستی بودے و بیماری نبودے خدا آ مد کہ ای موسیٰ اگر زندگی بودی و مرگ نبودی یلقای ما کہ مشرف شدی اگر بہشت بودی و دوزخ نبودی از عذاب ما کہ ترسیدی اگر تو انگری بودی و دوروشی نبودی شکر نعمت ما کہ گفتی و اگر تندرستی بودی و بیماری نبودی ما را کہ یاد کردی

## حکایت چہم

دہقانے خرمی داشت از سبب بی خرچی خرا برای چریدن بیاضی سرسید او مردمان باغ خرا میزدند و از زراعت بد سیکردند و روزی دہقان پوست شیریں بر خر بست و وقت شب برای چریدن فرستاد آن خر بر شب با پوست شیریں باغ میرفت ہر کہ شب میدید یقین میداشت کہ این شیرست شبے باغبان او را دید و از حیبت آن بر بالای درختی رفت در اثناء آن خر دیگر کہ در ان نزدیکی بود آواز کوہ خروہقان نیز آواز در آمد و بانگ زدن بچہ خزان گرفت باغبان اورا انجاست و دانست کہ این کبیت از درخت فرو آمد و آن خر را بسیار است زود برآمد

حکایت چهل و یکم

آورده اند که حضرت یوسف علیه السلام در سالهای قحط بوقت آن که در مصر پادشاه بود هر روز ضعیف و نزار تر شدی سبب این حال زوئی پرستیدن جواب نداد بعد از آن که بسیار الحاح کردند گفت مرضی دارم نهائی حکما گفتند شما مرضی تقریر فرمایید تا بهمانچه مشغول شویم گفت هفت سال است که پرست پادشاهی میکنم شده ام و زمام اختیار رعایای مصر دست تصرف من باز داده اند و درین مدت نفس من در آرزوی آنست که اورا زنان جو سیر گردانم و نکرده ام گفتند این همه مشقت چرا میکنشی گفت موافقت محتاجان و گرسنگان میکنم و می ترسم که یک کس شب در ولایت مصر گرسنه باشد و من آن شب سیر باشم مرا بقیامت گرفتاری بود

حکایت چهل و دوم

آورده اند که خواجه غلامی پارسا خدا ترس داشت ناگاه خواجه بیمار شد محمد کرد یا خدا اگر ازین بیماری شفایا بهم این غلام را آزاد کنم حق سبحانه و اورا شفا داد خواجه دل در غلام بسته بود و اورا آزاد نکرد و دیگر باره بیمار شد غلام را گفتند برو و طبیب را بیا تا ما را علاج کند غلام بیرون رفت و در آمد خواجه گفت طبیب گفت طبیب میگوید که او مخالفت من میکند و بدانچه میگوید وفا نمیکند او را علاج نمیکند خواجه متنه نشد و گفت ای غلام طبیب را بگو که از مخالفت باز گشتم و از نقض عهد تو به کردم باز غلام گفت ای خواجه طبیب میگوید که اگر تو این صفت پیش آری من نیز شربت شفا از زانی دارم خواجه غلام را آزاد کرد و در فی الحال شفایافت

حکایت چهل و سوم

سپاهی پیش دیوان بطلب و طیفه خود رفت و دستاویزی که با خود داشت

دیوان را بخود از بسکه خزانگی بود وزیر فکر اندیشید و گفت که سرخط تو مانند  
 سرو کهنه می نماید اعتماد را نشاید لشکری آشفته برخواست و بجنور پادشاه رفت  
 و کمال شور و شجاعت فرمائی که از مهر پادشاهی رونق گرفته بود پیش نظر بگماشت  
 و مانند زمره سرایان باوان نرم سرانیدن گرفت و سر را خود بخود چنان پند  
 چون چشم شاه بران لشکری افتاد پرسید که چه میکنی و چه میخواهی سپاهی گفت که  
 بنده بطلب علوفه فرسته بود و فرمان را بنمود و گرفت که تسک تو مثل سرو کهنه  
 معلوم میشود حال امتحان میکنم که بکدام ترانه موافق میشود شاه طایفه اش  
 پسندید و نعمت بقیایش بخشید

### حکایت چهل و چهارم

دو کس مال خود را به پیر زن سپردند و گفتند که هرگاه ما مرد و خواهیم آمد خواهیم گفت  
 بعد چند روز شخصی از آنها نزد پیر زن آمد و گفت که شریک من مرد و حال مال را  
 برده پیر زن ناچار شد و او را بعد چند روز شخص دیگر آمد و مال خواست پیر زن  
 گفت که شریک تو آمده بود و ترا مرده ظاهر ساخت هر چند مبالغه کردم لیکن من  
 نشنیدم و هم مال را بر دآن شخص زن را پیش قاضی برد و انصاف خواست  
 قاضی بعد از تامل دریافت که زن بی تقصیرست فرمود که تو اول شریک مرده بگو  
 که هرگاه ما مرد و شریک خواهیم آمد مال خواهیم گفت تو شریک خود را بیا و مال  
 بگیر تنها چگونگی بیایی مرد را جواب شده راه خود پیش گرفت

### حکایت چهل و پنجم

دو کس به رودکان بقا سر رفت و در خریدن شتابی کرد و بقال درویش را  
 و شتام داد و درویش در ششم شد و پا پوشی بر سر بقال زد و بقال پیش کو تو ال  
 رفت و مالش نمود کو تو ال درویش را طلبید و پرسید که چرا بقال از دی درویش

که بقال مراد شام داد که قوال گفت ای درویش تقصیر بزرگ کردی لیکن فقیر دوستی  
ازین سبب ترا سیاست نیکمم برویشت آنه به بقال بده که من برای تقصیر تو همین است  
درویش یکدوپیه از جیب خود بر آورده در دست کو قوال داد و یک پای پوش بر سر  
کو قوال زد و گفت اگر چنین انصاف است هشت آنه تو بگیر و هشت آنه او را بده

حکایت چهل و هشتم

بادشاهی بروشنه فوج فرستاد آن فوج شکست یافت شخصی جلد نزد بادشاه آمده خبر داد  
که فوج شما فتح یافت بادشاه بسیار خوششود گردید و بعد از دو روز خبر بر میست یافت  
بادشاه بر آن شخص سیاست کردن خواست عرض کرد که ای خداوند عالم  
سیاست نیستم زیرا که دو روز شمارا خوششود کردم تو چهار مارا خوش میکنی بادشاه

این لطیفه را پسندید و او را انعام فرمود

حکایت چهل و نهم

بخیله دوستی را گفت یکبار در رویه نزد من است میخواهم که این رویه را بیرون از شهر  
مدفون کنم و سوای تو با کسی این راز نگویم القمه هر دو کسان بیرون شهر رفته زیر  
درخته نقد مذکور را دفن کردند بعد چند روز بخیل تنها زیر آن درخت رفت و از نقد  
هیچ نشان نیافت با خود گفت که سوای آن دوست کسی نبوده است لیکن اگر از تو  
پیرسم هرگز اقرار نخواهد کرد پس بجانه او رفت و گفت بسیار نقد بدست من آمده است  
میخواهم که همانجا بنم لیکن اگر فردا بیای با هم برویم دوست مذکور بطبع نقد بسیار  
آن نقد را آنجا باز نهاد و بخیل روز دیگر آنجا تنهارفت نقد خود یافت حکمت خود را  
پسندید و باز بروستی دوستان اعتماد نکرد

حکایت چهل و دهم

شخصی که سینه میرفت اعرابی را دید که بر کنار دریا طعام میخورد و نزد او رفت

و گفت از طرف خانه قومی آیم اعرابی پرسید که زن و فرزند و شتر من همه بخریت اند گفت  
بله اعرابی را خاطر جمع شد و باز بر آن شخص نظر کرد آن شخص آغاز کرد که ای اعرابی این  
که حالا بجزور تو نشسته است اگر سنگ تو زن میماند چنین میشد اعرابی سر بالا کرد  
و گفت سنگ من از چه سبب فروگفت گوشت شتر تو بسیار خور و پرسید که شتر چگونه  
مزد گفت زن تو قرار ازین سبب کسی اورا نگاه و دانه و آب نداد پرسید که زن چگونه  
فروگفت در جسم پسر تو بسیار گرگ است و سنگ را بر سر و سینه زد و پرسید پس چگونه فرو  
گفت خانه برو افتاد اعرابی چون این احوال خانه خرابی شنید خاک بر سر انداخت  
و طعام را باها بخاک داشت و طرف خانه خود روانه شد آن شخص بدین حکایت

طعام یافت

### حکایت چهل و نهم

سوداگران پیش پادشاه رفقه و اسب پان را بر و عرض نمودند پادشاه بسیار بیست  
و خرید و ملک و پیرزاده از قیمت بسوداگران داد و فرمود که از ملک خود باز اسپان  
بیارید سوداگران رخصت شدند و زری پادشاه در حالت خوشی و سستی وزیر را  
گفت که اسامی جمیع احمقان به دیس و زیر عرض کرد که پیش ازین نوشت تمام و اول  
نامها نام حضرت است پرسید چه گفت سوداگران را ملک و پیرزاده که برای آوردن اسپان  
بی ضامنی و اطلاع مسکن آنها حمایت شد علامت حماقت است پادشاه گفت اگر  
سوداگران اسپان را بپارند پس چه باید کرد گفت اگر بسیار ندانم حضرت از دفتر احمقان  
مخوفم که در و نام سوداگران آنجا خواهند نوشت

### حکایت پنجاهم

شخصی مال بسیار مری را سپرد و بسفر رفت چون باز آمد تقاضا نمود و صراف انکار کرد  
و قسم خورد که مرا هیچ سپرده آن شخص پیش قاضی رفت و احوال خود گفت

قاضی تامل کرد و فرمود کسی را گو که فلان صراف مال من نمیدهد تدریس براس مال تو  
خواهم کرد قاضی آن صراف را طلبید و گفت کارهای بسیار کن پیش آمده است  
تنها کردن نمیتوانم ترا نائب خود کردن میخواهم زیرا که متدین هستی صراف قبول کرد  
و بسیار خوش گردید چون بخانه رفت قاضی آن شخص را طلبید و گفت حالا مال خود  
از صراف بخواه البته خواهد داد و شخص مذکور پیش صراف رفت صراف چون روی او  
دید گفت بیایا خوشش آمدی مال تو فراموش کرده بودم وی شب مرا یاد آمد  
القصة مال باو داد و از طمع نیا بست پیش قاضی رفت قاضی گفت امروز پیش پادشاه  
رفته بودم شنیدیم که کارهای بزرگ ترا سپردن میخواهد خدا را شکر کن که مرتبه بزرگ  
خواهی یافت حالا نائب دیگر برای خود تلاش خواهم کرد القصة قاضی او را  
بهین جیلد نخست کرد

### حکایت پناه و یکم

روزی پادشاهی با وزیر براس سیر رفت بکشت زاری رسید درختان گندم دید  
از قد آدم دراز تر بادشاه متعجب شد و گفت چنین دراز درختان گندم گاهی ندیده ام  
وزیر عرض کرد که ای خداوند در وطن من درختان گندم همچو قد فیل بلند میشوند پادشاه  
تسليم نمود وزیر باخو و گفت که پادشاه سخن من دروغ پنداشت ازین بسبب تسليم کرد  
چون از سیر باز آمد خط بزمان وطن خود برای چند درختان گندم فرستاد تا که غلات آنجا  
رسید فصل گندم گذشته بود القصة بعد یک سال درختان گندم از آنجا رسیدند  
وزیر پیش پادشاه برود پادشاه پرسید چرا آوردی عرض کرد که در سال گذشته دروغ  
عرض کرده بودم که درختان گندم همچو قد فیل بلند میشوند تسليم کرد و باخو و گفتم  
که سخن من دروغ پنداشتند براس تصدیق سخن خود آورد و پادشاه گفت حالا باور  
کردم لیکن زنده را پیش کسی چنین سخن گو که بعد سال باور کند



## حکایت پنجاه و دوم

سوار سه در شهر رفت شنید که اینجا دزدان بسیار اند وقت شب سائیس ر  
گفت که تو نجیب من بیدار خواهم ماند زیرا که مرا بر تو اعتماد است سائیس گفت  
ای خداوند این چه سخن است نمی پسندم که من در خواب باشم و صاحب بیدار زنه  
این چنین نخواهم کرد البته صاحب او خفت و بعد یک پاس بیدار گردید سائیس  
گفت چه میکنی گفت در فکر هستم که خدا ازین را بر آب چگونه گستره گفت می ترسم که دزدان  
آیند و ترخیص نشود گفت ای خداوند خاطر جمع دارید خبر داور هستم سوار باز خفت و بعد  
شب بیدار شد و پرسید ای سائیس چه میکنی گفت در فکرم که خدا چگونه آسمان را  
بی ستون استاده کرد گفت در فکر نمی ترسم مباد که دزدان خواهند آمد سوار گفت  
اگر خفتن میخواستی نجیب من بیدار خواهم ماند گفت مرا خواب نمی آید سوار خفت و چون  
ساعتی شب باقی ماند بیدار شد سائیس را پرسید چه میکنی گفت در فکر هستم که دسپ را  
دزدیده است فردا زین را من بر سر خواهم داشت یا صاحب

## حکایت پنجاه و سوم

دانشمند سه هزار روپیه عطاری را سپرد و بسفر رفت بعد مدت از سفر باز آمد و روپیه  
از عطاری خواست عطاری گفت دروغ نمیکوی مرا نه سپرده دانشمند با وی در آویخت  
مزدان جمع شدند و دانشمند را آگزیب کردند گفتند این عطاری بسیار دیانت دار  
گاهی خیانت نکند و اگر باین مناقشه خواهی کرد سزا خواهی یافت دانشمند ناچار شد  
و احوال بر کاغذ نوشت و با دوشاه را نمود و پادشاه فرمود بر و نزد دکان عطاری  
سه روز نشین و او را هیچ گوی چهارم روز آن طرف خواهم رفت ترا سلام خواهم کرد  
سوار سه جواب سوال هیچ با من گوی چون از اخبار بروم نقد خود از عطاری بخواه آنچه او  
گوید مرا خبر کن دانشمند موافق حکم پادشاه بر دکان عطاری نشست سه روز چهارم پادشاه

چاشت بسیار آن طرف رفت چون دانشمند را دید اسباب را ستاده کرد و بر دانشمند سلام  
خواند دانشمند جواب سلام گفت پادشاه فرمود ای برادر گاه می نزد من نمی آئی و هیچ  
احوال خود با من نمیگویی دانشمند اندک سر جنبانید و دیگر هیچ نگفت عطار این همه  
می پدید می رسید چون پادشاه رفت عطار دانشمند را گفت که هرگاه تقدیر استیزی  
کجا بودم و کدام شخص نزد من حاضر بود باز بگو شاید فراموش کرده باشم دانشمند  
همه احوال باز گفت عطار گفت راست میگویی حال مرا یاد آمد الفقه هزار و پیه  
دانشمند را داد و عذر بسیار نمود

### حکایت پنجاه و چهارم

طبیعی نادان خود را از همه افضل می پنداشت باری در محفل زبان بگشود و خود را  
می ستود و گفت هر چه تلخ است گرم است حکیمه حافظی در مجمع حاضر بود و گفت  
هر کس به تجربه زبان بر آورد و خود را در محفل زبان در آورد که خاصیت فرور  
ایام مرا خلاف پنداشت

### حکایت پنجاه و پنجم

آورده اند که هرگاه شاه محمد بنده و پارس را فتح کرد و در تصرف خود ور آورد  
و اراده ملک مغرب که از مدت تصمیم کرده بود و فاسد نمودن سینه پیش او حاضر شد  
و گفت که در ضلع عراق پارس رهنمایان پسرم را کشتند و متاعش بخت برون  
ملک گفت از ملک دور دست چگونه داد گرفته شود زن گفت شاه والی ملک  
دور در از چگونه شدند ملک بجنید و بداد و مظلومان رسید

### حکایت پنجاه و ششم

آورده اند که در شهر فلان درس مهارت از بالاس دیواری بر سر درخت افتاد  
بچاره همان دم جان بداد و مهارت سلامت ماند و از تانش چنگ در دامنش زدند

و دعوی خون پیش حاکم بردند فرمود که خون بها بگیرند که پیش اجل نمیرند راضی نشدند  
و سعی بیفایده کردند حاکم دانست که جبل را بجز جبل نتوان شکست و آهین بغیر این  
مهرم نتوان کرد گفت که یکے از وارثان بر بام بر آید و بر سر این مرد در آید تا بمیرد و فتنه  
قرار گیرد و مدعیان حاضر گشتند و لب از دعوی فرو بستند و از سر خون او برگرفتند

### حکایت پنجاه و هشتم

شاه طلب را ضرورتی پیش آمد که رفتن خودش ناگزیر افتاد و این از شهر خود بیرون  
میرفت پیرزنی سداش گشت و گفت خدا را ساخته تو قف گمار و این غریق  
ظلم و ستم را از گرداب جو رو بیدار بسا جل نجات بر آملک گفت چند س صبر کن  
که کم فرستی مانع اشتغال ست زال گفت اگر طاقت احمال ضعیفان نداری خود را  
با و شاه چرامی شماری ملک را لطیفه اش خوش آمد بغورش و در رسید و از جوش  
نجات بخشید و بیست ملوک آن که راه خدا دیده اند به حساب از سر راه بر چیده اند

### حکایت پنجاه و نهم

ایک سال فراوان یافت و در خیال خام چنان تصور کرد که زیاده از شصت سال  
نخواهم زیست پس همان بهتر که این نقد خود صرف کنم که بعد از من ارگان این  
و من در گور تاسف خواهم خورد و الحاصل در چند مایه فرصت آن نقد را برباد داد و  
عمرش از شصت در گذشت کوچه کوچ که گدائی اختیار کرد و می گفت اے نیکو دان  
مال من بسبب خام خیال از کف رفت برای خدا چیزی بمن بپدید و دست من گیر

### حکایت پنجاه و دهم

ملای یکے را به بند و ق گشت و النیان مقتول و دست در گرش زدند و پیش شاه چین  
حاضر کردند و کیلے یکے از شاهان را بر سپید تو گواه مدعی بستی یا مدعا علیه گفت  
من معنی این نمیدانم لیکن کسیکه او را قتل کرد می شناسم و گواه او بیستم و کیل گفت

تو عجب کسی که هنوز معنی مدعی و مدعا علیه ننیدانی و گویا همیشه سید هی باز پرسید که جهاز تو کدام سمت است گفت در پس بگل وکیل گفت پس بگل کدام طرف را میگویند بلخ گفت صاحب عجب کس اند که هنوز از پس بگل واقف نیستند و سوال میکنند

### حکایت شصت و یکم

و هفتاد و نه روز پنج نان میخرید و در یک شخصه پرسید که هر روز پنج نان خرید میکنی آیا بخوری یا می افکنی گفت یکسے اندازم و یکسے ادا س قرض س سازم و یکسے می خورم و دوام میدهم سائل از این مسائل عجب ماندو گفت که این محاربا بری معنی چه باشد و هفتان گفت آنکه س خورم خود میخورم و آنکه س اندازم بخورند اسن میدهم و آنکه ادا س قرض میکنم به پدر میخورم که در طفلی ما را هم قرض داده بود و آنکه قرض میدهم بدو پسر عطا میکنم که در پیر بکار خواهند

### حکایت شصت و یکم

تاجر س از اسپانیا بنواحی امریکار سید شخصه از متعلقان ملک جمیع املاکش را بغارت برد و تاجر هر چند آه و ناله کشید سود س نه بخشید مرد جهان گرد ناچار شد همدان همیشه پُر خارا قامت کرد تا باشد که کسی بفریادش رسد و دادش پس از مدتی سلطان آن بیابان بر سر وقتش گذر کرد و ظلمت گستاخانه و دلیله عثمان پیش گرفت و فریاد بر آورد که واد این نام را دیده ام است که در انتظار قدرت بسمی برم و حضرت میجویم شاه برد لیری آن حال تباها تغییر کرد و دید و پرسید که چرا چگونه شاختی و قرعه بنام من چه سان انداختی که والی ملک و سلطان اقلیم را خواه گفت شمع لگن انجمن را کثرت هجوم پروانه تیره نمیکرد اند و چهره و رخشان آتش افروز از از و حام نجوم و سیاره خیره نمی اند

له پس بگل لفظا انگریزی جاییکه در جهاز صندوق قطب نامه نهند ۱۲

## حکایت شخصیت و دوم

مروے راتنامے سرور در افتاد بندگان می فروش رفت و قدحی بادہ خواست  
 سے فروش ترش و سوز و تند خوے بود ساغر پر از بادہ نمودہ نشی بر خاک ریخت  
 و باقی بآن مرواد و سخته درشت گفت آن مرویک نہادی و بروہاری سہا  
 پیش بروگستانے اور اتھل کردوشم فرو خورد و شفقانہ پرسیدای خور  
 پراچنین گردی و بادہ فروختی گفت نادان کنیدی کہ این فال نیک خبری  
 و باج بخت وری حال از جای منتفع خواہی شد و پیرائے مکت خواہی یافت و خوب  
 ازین واردات عجیب خیلے شجب گردید باز ہم علم ورنید ورنجہ اش نہرسانید  
 و درے بدست او داد کہ اندکے پتیر بیار بادہ فروش درون حجرہ رفت  
 جوان حلیم خم بادہ اش سرنگون ساخت و بادہ را بر زمین انداخت  
 می فروش چون باز گردید حال برینوال دید سخت برہم شد و دست  
 در گریبانش کرد و تاوان نقصان خواست

## حکایت شخصیت و سوم

علم از ہمہ دولت افضل است - علم موجب عزت و دولت است - علم شی باز جہل شود  
 حسب نسب بی علم ناقص است عالم ہر کجا کہ رود عزت و حرمتش کنت سرمایہ بزرگی  
 عقل و ادب ست نہ اصل و نسب آدمی را نسب بہتر درست باید کرد نہ بہ پدر  
 علم بہ عمل چون موم بے عمل لڈتے نہادو - ہر چہ ندانی از پرسیدنش ننگ ہزار

## حکایت شخصیت و چہارم

بہترین سرمایہ اولاد آدم ادب است - بہترین عطایا نصیحت است - بہ نانش  
 عیب پند نمودن از آثار محبت است بروستان نصیحت فرمودن باشد و شکوہ  
 پند نمودن ہر کہ پند بزرگان نے شنود و ہلاک خود سعی مے نماید -

### حکایت شصت و پنجم

نرمی و ملائمت موجب اتحاد و مودت است تو آنفع از همه کس زیبا می نماید و از اهل دولت زیبا تر شکر گزاری سبب زیادتی نعمت است هر که صبر اختیار کرد زود بمقصد رسید هر که کار خود بخدا سپارد حسب دلخواه ساخته گردد و بدار ابا دشمن هم خوش است صاحب درو به دلاوی سید

### حکایت شصت و ششم

تأثیر صحبت لازم است تصاحب کتاب از همه بهتر است از صحبت نادان باریه خوشتر و صحبت نیکان بیشین از صحبت بدان پرهیز نما از صحبت جا بلان پرهیزند صحبت نادان و بال جان است صحبت نیکان را منفعت بیغایت است صحبت بدان مضرت بی نهایت صحبت بدان زود ترا اثر کند و ضرر آن در اندک مان بطور رسد هر که با بدان نشیند نیکی نمیند

### حکایت شصت و هفتم

راستی راست بازی شعار کن راست باز را دوست بسیار است هر کسی موجب مکار است راست باز را گاهی ضرر نمیرسد هر قصوری که کنی قبول نما و نگر مشو مردم زیاد را نزد همه کس عزیز اند فحاشن همه حال مرد و دوست و خلق خدا از و ناخوش شوند

### حکایت شصت و هشتم

دروغ گو همیشه ذلیل و خوار است هر که بهر وع گوئی مشهور شد اگر راست هم گوید اعتبار نکند در خوشحالی هر کس دوست پیشود و در افلاس امتحان دوستی است وقت چیز نیست بس عزیز الوجود چون میرو باز بدست نمی آید در کار تاخیر و شتاب نباید کرد و هر کاری که کنی بمشوره عاقلان کن اگر بے تحقیق عیب کسی اعتبار کنی حق پوشیده ماند بتی تامل کار نباید کرد برای خود و دلوش تعین ضرورت

## حکایت شصت و نهم

در احیان کلام سخن کردن عیب است هر کاری که کنی بجهت دور دل باید کرد سخن بے فایده و بیهوده  
عیب است از سخن بهیودم خاموشی خوشتر فکر بد عقل را تباد میسازد سخن بد زبان را  
خراب می نماید سوگند خوردن معیوب است اطاعت مادر و پدر واجب بر قول  
بزرگان عمل ضرورت عیب چون هم از عیب است منفعت خویش و مضرت دیگران  
خواستن حماقت است در بے اید او تکلیف کسی نباید شد آزار رسانیدن تیجه نیکو ندارد و

## حکایت هفتاد و دوم

دل کسی را بر چه ساز گناه خود را از مردم میتوان پوشید لیکن از خدا پنهان کردن  
نمیتوان آدمی گناه خود را بداند و لیکن پیش خلیفه موجود است کار امر و زرا بر فردا  
نباید گذاشت مرگ را هر دم حاضر و آن مرگ با نیکنامی بهتر است از زیات بدنامی  
کرم بهر حال پسندیده است قتل با عشت ترقی دولت است ظلم بنیاد و اطاعت را  
نیکبند محافظت جان از بهر همت م

## حکایت هفتاد و یکم

بر سیری کرداری مخفی بهتر است زیرا که محرم اسرار در عالم کثر آفتشای سر خود باز نمان  
نادانی است ثمره نیکی نیکی است و ثمره بدی بدی است هر که بد کند طمع نیکی نباید داشت  
دشمن دانا از دوست نادان بهتر است از دشمن هذر باید نمود و دشمن را حقیر نباید شمرد

## حکایت هفتاد و دوم

آدمی را باید که همت بلند دارد و عزیم درست قلم است غلبه و انصاف است همت بلند است  
از تحمل مشقت مترس سخاوت به از عبادت بخشیدن گناه بهترین خصلت است  
چون خمد کنی در وفا سے آن جهد نماند دوست و دشمن را بر تو اعتماد باشد عفو غلام  
عفو بهی هم را بر او برداشتن نشان ریاست است و خوشی و ترش روی

سبب مخالفت است خود ستانی نمودن برای افزونی عزت خود موجب ذلت میگردد.

### حکایت هفتاد و سوم

نگهبان آدمی را خوار و بیقدار میسازد هر چه بر خود نپسندی بروی کسی پسند هر که در اصل بدست اسیدیگی از وندار آحمق را ستایش خوش آید پادشاهان را ستایش بجا نمودن بد راه کردن است نه هر که بصورت نیکو ست سیرت زیبا در دست هر که را خوش آمد خوش آمد خود را فراموش کرد طمع بدست و از زیاده طلبی اصل سر پاییه هم از دست میرود

### حکایت هفتاد و چهارم

ذوالنون مصری را پرسیدند که عبادت چیست گفت در همه حال بنده او باش چنانکه او در هر حال مولا است تست الحق نوحه که در خواجگی او تقدیر نیست باید که در بندگی و اطاعت و در از نامردم نیز قصور نباشد

### حکایت هفتاد و پنجم

هرگاه دو کار که تقیض یکدیگر اند بناگاه ترار و دهنند نمیدانی که کدام یک ازین دو یکی که حق و صواب است و کدام را ترک نمائی که غلط و باطل است پس نظر کن درین جواب که کدام یک ازین دو کار بجوایش و بنواهی تو نزدیک تر است آن را مخالفت بکن و بفعل بسیار زیاده که حق و ثواب در خلاف هوا و هوا پس آدمی است

### حکایت هفتاد و ششم

هر که تلخ گوشت و ترش رو و زشت خو بود همه کس را و دشمن گیرند و هر که دروغ نگوید و وعده خلاف نکند و مردم را نیاز آرد و همه کس او را دوست دارند

### حکایت هفتاد و هفتم

چهار چیز دلیل بزرگی است علم را عزیز داشتن و بد راه نمایی دفع کردن دشمن را



فرو خوردن و جواب با صواب ادا

حکایت ہفتاد و ہشتم

از دانا ترین مردم کسی است کہ از ناموافقت روزگار دل تنگ نباشد و بلند کسی کہ نعمت آخرت را بر نعمت دنیا اختیار کند و بی خود کسی کہ تواضع کنعان کس را کہ تواضع اورا مکروه دارد و بکسی نزدیک مجبوری کہ از تو بیزار باشد۔

حکایت ہفتاد و نهم

یکی از بزرگان سے فرمایند کہ عالم آن کس را تو ان گفت کہ علم اورا از ناگزیریا باز دارد۔

حکایت ہشتاد و م

سقراط گوید بدنے کہ از اخلاط فاسد پاک نیت ہر چیز اورا اخذائے دے ہے موجب تزیاید مادہ مرض گردد و این رمز است از ان کہ اگر نفس ناطقہ از اخلاق و سیمہ پاک نباشد تعلیم علوم اورا موجب از دیاد فساد میشوید۔

حکایت ہشتاد و یکم

حکماے ہند گفتہ اند کہ دوستی چہار درجہ دارد۔  
درجہ اول آنکہ بخانہ دوست برود و دوست را بخانہ خود بیار و ہر گاہ آن مرتبہ دوست و ہر چہارم دوستی حاصل شود۔  
درجہ دوم آنست کہ بخانہ دوست چیزے بخور و دوست را بخانہ خود چیزے بخور اند چون بدین حد برسد نیم دوستی حاصل شدہ باشد۔  
درجہ سوم آنست کہ دوست را چیزے بدہد و اگر دوست چیزے بدہد بگیرد چون بدین پایہ برسد سہ ربع دوستی بکمال انجامد۔  
درجہ چهارم آنست کہ از راز دل خود دوست را آگاہ نماید و دوست نیز باید کہ

براسرار ولی اور اسطالع گردانند چون باین مرتبہ برس تمام دوستی حاصل شدہ باشد  
و مرتبہ دوستی ازان بالاتر نیست۔

۸۲ سوال ان خداوند تعالیٰ چه باید خواست جواب خیریت و عافیت و این۔

۸۳ سوال زندگانی چگونه بسر باید کرد جواب بخوشنودی و کم آزاری۔

۸۴ سوال عمر بکدام شغل صرف باید کرد جواب در تحصیل علم۔

۸۵ سوال علم چه نتیجہ دهد جواب خوانندہ علم اگر کہ باشد و چه گردد  
و اگر فقیر باشد تو اگر گردد۔

۸۶ سوال عزت بچہ افزون شود جواب بکم گفتن۔

۸۷ سوال نیک بخت بچہ دلیل شناخته شود جواب بستہ دلیل یکے طلب علم  
دوم سخاوت۔ سوم شگفتہ روی۔

۸۸ سوال نیک ترین کار با چیست جواب پند و موعظہ و ایثار و کمالات و شستن  
و از محبت ایشان مجتمع شدن۔

۸۹ سوال مرور از جان چه عزیز تر است جواب پندار وین و بیدین را درم۔

۹۰ سوال یا چگونه شناخته شود جواب در وقت حاجت مندے یار  
و اختیار را معلوم توان کرد۔

۹۱ سوال آن کہ ام کس است کہ اگر صد عیب داشته باشد بر عیب  
نگیرند جواب مردی۔

۹۲ سوال آن چه چیز است کہ بهتر از زندگانی و بدتر از مرگ باشد جواب  
بتر از زندگانی نیک نامی است و بدتر از مرگ بدنامی۔

۹۳ سوال صحت جسم در چه چیز است جواب باشته با سب و صاف و طعم  
خوردن و بنویزاندن کے آشما باقیست کہ دست از طعام باز کشیدن۔

۹۳ سوال انسان از کدام عمل محبوب و لما شود جواب از راست محالگی و گنجینه رونی -

۹۵ سوال کم آزاری چگونه حاصل شود جواب خود را از جمیع ذمی نیات کمتر و بدتر داند -

۹۶ سوال این صفت چگونه حاصل آید جواب از برکت محبت علما و حکما -

۹۷ سوال فرزند نافله چگونه باشد جواب چنانکه انگشت ششم اگر بر نمیدارد و کند و اگر بگذارد نمیباید بود -

۹۸ سوال صاحب دولت را کدام عمل خوشترست جواب به محتاجان نان و آون و بتواضع مهمانان پرداختن -

۹۹ سوال نشان دوست صادق چیست جواب آنکه در نیکی یاری تو کند و از بدی ترا مانع آید فقط -

بسم الله الرحمن الرحیم

و الحمد لله رب العالمین



ف

CALL ۱۹۱۵۵۰۲ ACC. NO. ۹۲۳

AUTHOR

TITLE گلزار دہلی

۱۹۱۵۵۰۲

۹۲۳

گلزار دہلی

Date	No.	Date	No.
27 AUG	۱۹۱۵۵۰۲		



## Maulana Azad Library ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

### RULES:-

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - due.

